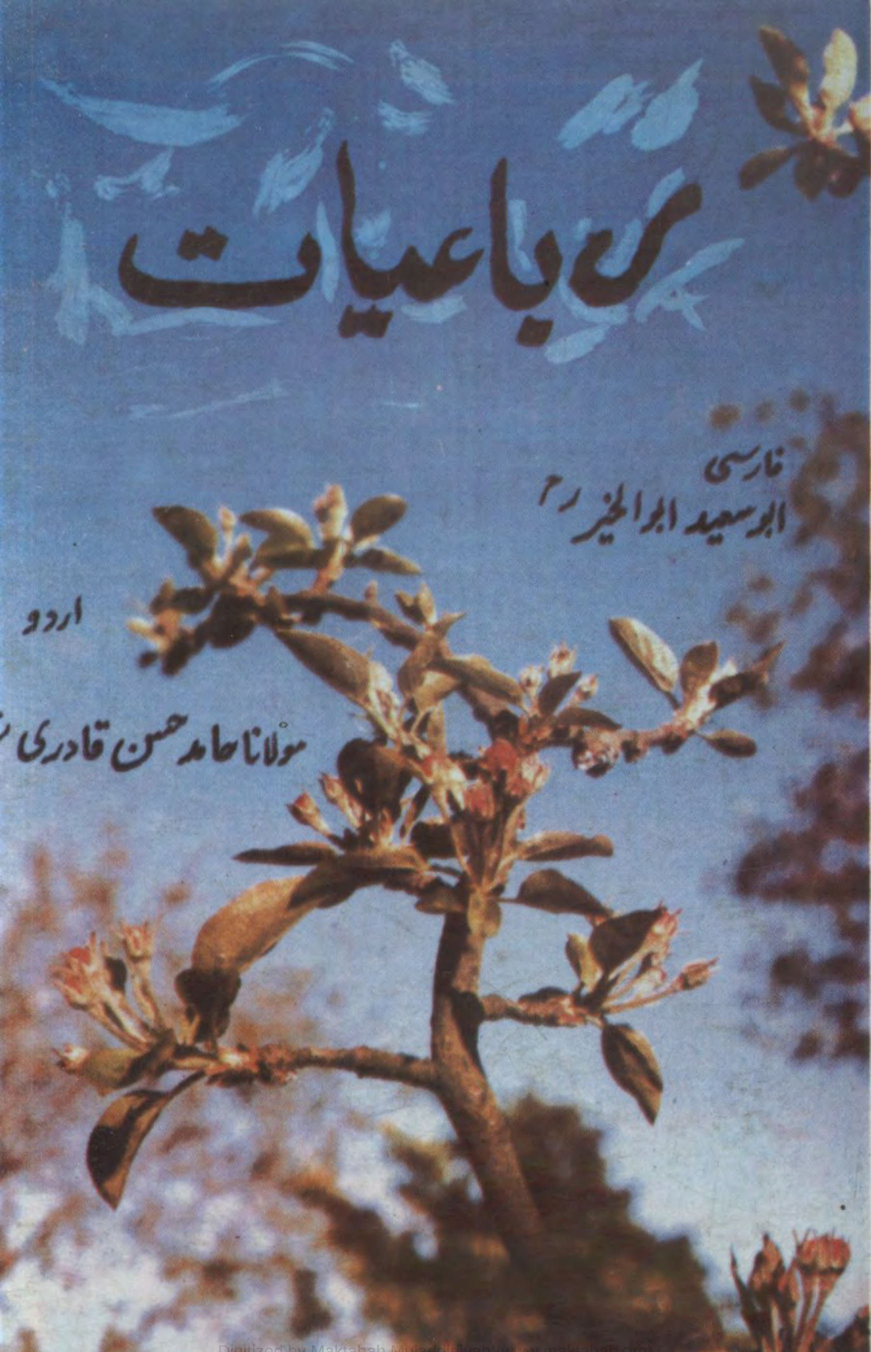


رباعیات

فارسی
ابو سعید ابوالخیر رح

اردو
مولانا حامد حسن قادری رح

فقیر مسکین عبدالقادر نقشبندی

15-05-2014

Lahore

رُباعیات

فارسی

ابُوسعید ابُوالخیرؒ

ترجمہ

مولانا حامد حسن قادریؒ

ناشر

قادری اکادمی

۵۹۵ اے، گُلشن اقبال بلاک ۱۳، کراچی

نام کتاب — رُباعیات

فارسی — مولانا ابُوالخیر ابُوسعید رحؒ

اُردو (منظوم) — مولانا حامد حسن قادری رحؒ

ناشر — قادری اکادمی،
۵۹۵ اے، گلشن اقبال بلاک ۳،
کراچی

صفحات — ۲۱۶ — مارچ ۱۹۹۰ء

قیمت — روپے

مطبع — افضل شریف پرنٹرز، اُردو بازار، لاہور

ملنے کا پتہ

مکتبہ رشیدیہ ۲۵ لوئر مال لاہور

کچھ رُباعیات کے متعلق

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ؕ

مولانا ابوالخیر ابوسعید علیہ الرحمہ کی رُباعیات کا ترجمہ اُردو رُباعیات میں حضرت والد صاحب قبلہ علیہ الرحمہ نے ۱۹۲۹ء میں کیا تھا۔ اب ساٹھ برس کے بعد ۱۹۹۰ء میں انھیں شائع کرنے کی توفیق ربِ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ سے عطا ہُوئی۔

رُباعیات کا تمام متن حضرت والد صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کے اپنے دستِ مُبارک کا لکھا ہُوا ہے۔ انھوں نے چھوٹی تقطیع پر تحریر فرمایا ہے اسے ذرا بڑا کر کے عکسی نقل کے ذریعہ شائع کیا گیا ہے۔ ان فارسی رُباعیات کے متعلق بعض حضرات نے کچھ سوال اُٹھائے تھے۔ یعنی یہ کہ مولانا ابوالخیر اُبوسعیدؒ کے کس نسخے سے لی گئیں اور یہ کہ بعض رُباعیات مولانا اُبوالخیر کی نہیں بلکہ دوسرے شعراء کی ہیں اور انھیں بھی مولانا اُبوالخیر ابوسعیدؒ کی تصنیف سمجھ لیا گیا ہے۔" اس سلسلہ میں سب سے پہلی بات یاد رکھنے کی یہ ہے کہ یہ مولانا اُبوالخیر کی رُباعیات پر تحقیقی مقالہ نہیں ہے اور کچھ اس سے سروکار نہیں کہ اصلاً یہ رُباعیات کس کی ہیں۔ اس طرح کی تحقیقات دوسری کتابوں میں مرقوم ہے اور یہ بحثیں وہاں دیکھنی چاہئیں دوسری بات یہ کہ مولانا اُبوالخیر ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ اور اس طرح کے دوسرے عام قدیم شعراء کے کلام کے متعلق اسی قسم کی بات ہمیشہ کہی گئی ہے۔ ہم اس بات کا تجزیہ صرف اِن رُباعیات کے حوالے سے ہی کرتے ہیں۔

ان رُباعیات کو تین اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ایک حصّہ وہ جو بغیر کسی شک و شبہ کے بالیقین صرف مولانا اُبوالخیر اُبوسعیدؒ کا ہی ہو سکتا ہے، کسی اور کا وہ کلام نہیں۔ دُوسرا وہ جو بالیقین دُوسروں کا ہے اور مولانا کا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ دُوسرے متعدّد ذرائع سے اس

کی تنقیح اور تصدیق ہو جاتی ہے۔ تیسرا حصّہ وہ جو شبہ سے بالاتر نہیں، اور یقین کے ساتھ کسی ایک شاعر سے منسُوب نہیں کیا جا سکتا۔ اس طرح کے "آوارہ گرد"، اشعار تمام قدیم شعراء کے ہاں ملتے ہیں۔ سعدی، حافظ، جامی، خسرو وغیرہ غرض مشکل سے کوئی مستثنیٰ ہو گا۔

حضرت والد صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا ابُو الخیر ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ کی وہ رُباعیاں جو متداول کلام میں بار بار منقول ہوئی ہیں اور مولانا کے کلام کی حیثیت سے ہی متعارف اور مشہُور ہیں۔ ان میں سے اپنی پسند کی سو رُباعیات کا انتخاب کیا اور اُردو رُباعی میں اس کا ترجمہ کیا۔ بس اس سے زیادہ کوئی امر مقصُود نہیں۔

اصل انتخاب اور ترجمہ سو رُباعیوں کا تھا۔ بعد میں حضرت والد صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے دو رُباعیوں کے ترجموں کو یہ سمجھا کہ وہ اصل فارسی رُباعی کے مفہوم سے دُور ہیں اس لیے انھوں نے اصل اردو متن پر ہی اپنے قلم سے ہلکے × کا نشان بنا دیا۔ گویا رُباعی نمبر ۷۷ اور رُباعی نمبر ۸۳ کو وہ اصل متن سے خارج کرنا چاہتے تھے۔ اِس لیے میں نے اصل متن سے انھیں نکال دیا ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہُوں کہ خواہ فارسی رُباعی کے ترجمے کی حیثیّت سے نہ ہو لیکن خُود اپنے طور پر یہ دونوں اُردو رُباعیاں اپنا مقام رکھتی ہیں۔ اس لیے ان دونوں اُردو رُباعیوں کو فارسی متن کے بغیر آخیر میں شامل کر دیا ہے اور انھیں بڑا کر کے نہیں بلکہ اصل خط پر ہی شائع کیا ہے اس طرح کتاب کے اصل خط اور قلم کا اندازہ بھی ہو جائے گا۔

"اخلف الاوسط للمصنّف"

رُباعیات

حضرت ابو سعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ

مترجمہ حامد حسن قادری

۷۸۶

خزانۂ رباعیات

یعنی

گنجِ نایابِ مصنفاتِ مولانا ابوسعید ابوالخیر

مع ترجمۂ اردو از قلم سیہ کار حامد حسن قادری

لکچرر فارسی اردو سینٹ جانس کالج آگرہ

آگرہ

۱۱۹۵ دعای آغاز و انجام ۱۱۹۵

۱۵۳ بجناب ایزدِ جلیل ۱۵۳

سنہ ۱۳۴۸ھ

۶۹۰ یا رحمٰن اِنّک مُیَسِّر ۶۹۰

۱۲۳۹ ربِّ یسِّر ولا تعسِّر ۱۲۳۹

سنہ ۱۹۲۹ء

وَ تمِّمْ بالخیر یا ربَّنا القادر

سنہ ۱۹۲۹ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ رباعیات

رباعیات میں

(از قلم مترجم حامد حسن قادری)

مولانا ابوسعید ابوالخیر کا مرتبہ

شمعِ رہِ عرفاں کی ہیں لو مولانا
خورشیدِ حقیقت کی ہیں ضو مولانا
لکھے ہیں مضامینِ تصوف کیا کیا
اس فن میں ہیں سبکے پیشرو مولانا

مولانا کا کلام

لکھتے ہیں تصوف کے مسائل کیا کیا — حل کرتے ہیں بوسعید مشکل کیا کیا
پوچھے کوئی اہل دل سے تاثیرِ کلام — پڑھکر اسے لیتا ہے مزہ دل کیا کیا

الفضل للمتقدم

رومی، سعدی، سنائی، حافظ، عطار — میدانِ تصوف کے ہیں سب شاہسوار
لیکن ہیں ابوسعید ان سب سے قدیم — ہے طرۂ فضل انہی کے زیبِ دستار

مولانا کا معاصر

ہمعصر ابوسعید باباطاہر — مجذوب ہے لیکن ہے عجب کاشفِ سر
حیران ہیں دیکھکر کلام اہلِ نظر — کیں فاترِ عقل نے بھی عقلیں فاتر

حکیم عمر خیام اور مولانا ابوسعید کا مقابلہ

(عقل و روح)

خیام کا ہے کلام کشتیِ صبوح ہے نظمِ ابوسعید اک کشتیِ نوح
خیام کا فلسفہ، تصوف انکا وہ عالمِ عقل اور یہ عالمِ روح

(فلسفہ و عشق)

گو دونوں میں سرتاجِ رباعی گویاں خیام و ابوسعید یکساں ہیں کہاں
واں فلسفہ ہے، وعظ ہے، یا رندی ہے اک عشق ہے، اک سوز ہے، اک درد یہاں

خاکسار مترجم کا اعترافِ عجز

(دست بستہ و پائے لنگ)

ہو سکتی ہے دستِ بستہ سے خیر کہاں آساں ہے پائے لنگ سے سیر کہاں
گو ترجمہ حامد نے کیا ہے لیکن وہ شانِ ابوسعید ابوالخیر کہاں

(چہ نسبت خاک را با عالم پاک)

وہ مہر کہاں یہ ذرۂ خاک کہاں	بے مایہ کہاں صاحبِ ادراک کہاں!

نسبت مجھی بو سعید سے کیا حامد	یہ خاک کہاں وہ عالمِ پاک کہاں!

اصل و ترجمہ

مشکل ہے بہت فروغ پانا حامد	اس کوچہ میں بہتر تھا نہ آنا حامد

لکھنا ہی جو اپنا ترجمہ اصل کے ساتھ	سورج کو چراغ کیا دکھانا حامد

جسارتِ ترجمہ کا سبب

جو فیض ابو سعید سے پاتا ہے	حامد وہی ترجمہ میں لے آتا ہے

ذرہ کو یہ دعویٰ نہیں خورشید ہوں میں	خورشید ہی گو ذرہ کو چمکاتا ہے

ختم دیباچہ رباعی

یک مادۂ تاریخ از مجموعۂ الفاظِ سرورق

۳۷۷ صد رُباعی ۳۷۷

۸ از ۸

۳۷۰ کلامِ بعید ابو سعیدؒ ۳۷۰

۶۸۸ مترجمہ ۶۸۸

۴۹۶ حامد حسن قادری ۴۹۶

سنہ ۱۹۳۹ء

رباعی

باز آ باز آ هر آنچه هستی باز آ
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
این درگه ما درگه نومیدی نیست
صد بار اگر توبه شکستی باز آ

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

باز آ باز آ جو کچھ ہے باز آ
کافر ہے کہ بت پرست و ترسا باز آ
نومید ہماری درگہ سے نہ ہو
سو بار بھی توڑ دی جو توبہ باز آ

حامد حسن قادری

رباعی

از بار گنه شد تن مسکینم پست
یارب چه شود اگر مرا گیری دست
گر در عملم آنچه ترا شاید نیست
اندر کرمت آنچه مرا باید هست

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۲

رباعی

تیرِ ہوس و ہوا کا آماج ہوں میں
یارب مدد کہ بے نوا آج ہوں میں
مجھ میں وہ عمل نہیں جو لائق ہو ترے
تجھ میں وہ کرم ہے جس کا محتاج ہو میں

حامد حسن قادری

رباعی ۳

گر دور فتادم از وصالت بضرور
دارد دلم از یاد تو صد نوع حضور
ماهیت سایهٔ تو دارم که مدام
نزدیک توام اگرچه میباشم دور

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی ۲

گو دور ہوں، بےنور ہوں، مجبور ہوں میں
ہر وقت تری یاد میں مسرور ہوں میں
خاصیت پارہ آ گئی ہے مجھ میں
ہوں پاس ہی گو پڑا ہوا دور ہوں میں

حامد حسن قادری

رباعی

آنرا که فنا شیوه و فقر آئین است
نه کشف و یقین نه معرفت نه دین است
رفت او ز میان همین خدا ماند خدا
الفقر اذا تمّ هو الله این است

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

کرلیتا ہے سالک جو رہِ فقر کو طے
پھر کشف و یقیں و دید بنتی ہے شے
سب جا تو وہی، خدا ہی معروف خدا
نقشِ اوّلم ہو اللہ ہے

حامد حسن قادری

۵

رباعی

آن آتش سوزنده که عشقش لقب است
در سینهٔ کفر و دین چه سوزنده تب است
ایمان و گرو نیستی بیت است
نه عجب عشق چو در عجم نه عرب است

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

وہ آگ دہاں میں عشق جسکا لقب
بیگانۂ کفر و دیں ہیں اس کے سوز عجب
ایماں بھی جدا عشق کا مذہب بھی جدا
ہے عشق خود اک عجیب سا مذہب

حامد حسن قادری

رباعی ۶

دور از تو فضای دهر بر من تنگ است
دارم دلکی که زیر صد من سنگ است
عمریست که تشنه یاران را عار است
بابیست که بد نشتر اطبا آهنگ است

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی ۲

وقت میں فضائے دہر ہے مجھ پہ تنگ
دل ہے مرا بار غم سے گویا ہم سنگ
اک عمر ہے سو عار زمانے کے لیے
اک جان ہے سو وہ اک جو بھی باعث ننگ

حامد حسن قادری

رباعی

گر سبحهٔ صد دانه شماری خوب است
ور جام می از کف نگذاری خوب است
گفتی چه کنم نفسی که از بر دوست
بی یاد دیار بر آری خوب است

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

یہ ذکر یہ شغل روز و شب بھی اچھے
جام سحر و حلب طرب بھی اچھے
دل درد سے خالی ہو تو پھر کچھ بھی نہیں
ہو درد جو دل میں تو یہ سب بھی اچھے

حامد حسن قادری

رباعی

دیریست مرا غمگساری باید و نیست
آسایش جان زاری باید و نیست
سرمایهٔ روزگاری باید و نیست
یعنی که وصال یاری باید و نیست

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

قربت میں بھی جو ادا ہوتا سو نہیں
تبدیل یہ حالِ زار ہوتا سو نہیں
سایہ نہ رہیں کہیں سے ہوتا
یعنی کہ وصالِ یار ہوتا سو نہیں

حامد حسن قادری

رباعی

در کشور عشق جای آسایش نیست
آنجا همه کاهش است افزایش نیست
بی درد و الم توقع درمان نه
بی جرم و گناه امید بخشایش نیست

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی ۹

عاشق ہو تو آرزوے آسائش کیا
بیتاب رہو، سکوں کی خواہش کیا
بے دردِ دوام توقّعِ درماں کیوں
بے جرم و گنہ امیدِ بخشائش کیا

حامد حسن قادری

رباعی

زان می خوردم که روح پیمانهٔ اوست

زان مست شدم که عقل دیوانهٔ اوست

دودی بمن آمد آتشی با من زد

زان شمع که آفتاب پروانهٔ اوست

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی ۱۰

روح اپنی شرابِ غم کا پیمانہ ہے
عقل اپنی جنوں میں مست و دیوانہ ہے
اس شمع کی لَو سے دل میں آگ لگی
جس شمع کا آفتاب پروانہ ہے

حامد حسن قادری

۱۱

رباعی

عشق تو بلاے جان درویش منست
بیگانہ نمی شود کہ خود خویش منست
گفتم بسفرے کنم ز غم بگریزم
منزل منزل غم تو در پیش منست

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رُباعی "۱۱"

ہے غم سے ترے قطعِ تعلق مشکل
رکھتا ہے اسے عزیز تر جاں سے دل
چاہوں بھی اگر کہ غم سے پیچھا چھڑاؤں
غم رہتا ہے آگے آگے منزل منزل

حامد حسن قادری

رباعی ۱۲

گه سینه و دم بر آتش تیز کباب

گه سیر روان بحر همیچو حباب

القصه چو پرگار درین دیر خراب

گه بر سر آتشم گه بر سر آب

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رُباعی ۱۲

ہوں آتشِ ہجر میں کبھی جل کے کباب
سرگشتۂ بحرِ غم کبھی مثلِ حباب
القصہ مثالِ خار و خس دنیا میں
یا بر سرِ آتش ہوں میں یا بر سرِ آب

حامد حسن قادری

۱۳

رباعی

جان من در وصل بسته میدارد دوست
دل را بفراق خسته میدارد دوست
من بعد من و شکستگی و در دوست
چون دوست دل شکسته میدارد دوست

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی ۱۳

مجھ پر درِ وصل بند ہے اس کو پسند
دل تیغِ الم سے خستہ ہے اس کو پسند
اب میں ہوں شکستگی ہے اور یار کا در
آخر تو دل شکستہ ہے اس کو پسند

حامد حسن قادری

رباعی

منصور حلاج آں نہنگ دریا
کز پنبۂ تن دانۂ جاں کرد جدا
روزے کہ انا الحق بزباں می آورد
منصور کجا بود؟ خدا بود خدا!

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رُباعی ۱۳

منصور بنا رہبرِ راہِ ہُدا

کینہ تن سے وا نہ جاں تو جدا

نکلا تھا زباں سے انا الحق جس دم

منصور نہ تھا، خدا تھا واللہ خدا!

حامد حسن قادری

رباعی ۱۵

وصل تو کجا و من مهجور کجا!
دردانه کجا و حوصلهٔ مور کجا!
هرچند ز سوختن ندارم باکی
پروانه کجا و آتش طور کجا!

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رُباعی ۱۵

وصل اس کا کہاں اور یہ مہجور کہاں!
یہ خاک کہاں! وہ منبعِ نور کہاں!
ہر چند کہ جلنے سے مجھے باک نہیں
پروانہ کہاں! اور آتشِ طور کہاں!

حامد حسن قادری

رباعی ۱۶

ای بر سرِ ہر کسی از خیالِ تو تبی
بی یادِ تو بر نیاید از دل نفسی
مفروش مرا بہ محنتش آزاد مکن
من خواجہ یکی دارم و تو بندہ بسی

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی ۱۶

گو تجھ کو خیال میں ترے سب بد و نیک
ہے یاد تری میرا سہارا، مری ٹیک
آزاد نہ کر مجھے نہ ہو دل پہ پیچ
بندے ترے لاکھ، میرا آقا تو ایک

حامد حسن قادری

رباعی

از ما همه عجز و بی کسی مطلوب است
سستی و ولوا لیقتبس زبانم مکتوب است
این اوست پدید گشته در صورت ما
این قدرت و فعل از آن کالبد خوب است

حضرت ابو سعید ابو الخیر

رباعی ۱۷

ہر معترفِ عجز کو محبوب کیا
ہر مدعیٔ خودی کو معتوب کیا
ہے جلوہ نما ہماری صورت میں وہ آپ
قدرت کو بھی تو ہم سے منسوب کیا

حامد حسن قادری

رباعی ۱۸

ناکامیم ای دوست ز خودکامی تست
وین سوختگیهای من از خامی تست
مگذار که در عشق تو رسوا گردم
رسوائی من باعث بدنامی تست

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۱۸ رباعی

ناکام ہوں میں یہ تیری خود کامی ہے
دیکھو جلتا ہے یہ کیا خامی ہے
دیوانہ کیا ہے عشق میں تو مجھ کو
رسوائی عاشق تری بدنامی ہے

حامد حسن قادری

هو

رباعی

گیرم ز غمت زرد از رو گونی زرین است

چون زر بود و که دیده دو چون غرقان است

تو دلداری که جلوه دلها دل لب است

زین صنما بیان دلها ز ران است

حضرت ابو سعید ابو الخیر

رباعی ۱۹

روتا ہوں تو کہتا ہے کہ یہ حیلہ و زرق
یہ بھی کیا ادا تصنع میں ہوں میں غرق؟
اپنا سا سمجھتے ہو تو سب کے دل کو
پیارے یہ غلط ہے، بلکہ دل دل میں ہے فرق

حامد حسن قادری

۲۰

رباعی

درویش تنها محرم ست ایشانند
در صفهٔ یار و در صف پیشانند
خواهی که مس وجود زر گردانی
با ایشان باش کیمیا ایشانند

حضرت ابو سعید ابو الخیر

رُباعی ۲۰

درویش ہیں کیا بتاؤں کیا ہیں درویش
مقبولِ جنابِ کبریا ہیں درویش
چاہے جو مسِ وجود کو زر کرنا
درویشوں سے مل کیمیا ہیں درویش

حامد حسن قادری

۲۱

رباعی

با چند که جان عارف آگاه بود
کی در حرم قدس تواش راه بود
دست همه اهل کشف و ارباب شهود
از دامن ادراک تو کوتاه بود

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۲۱

رُباعی

بیشک کہ ہے جانِ عارف آگاہ بہت
ہے دورِ حریمِ قدس کی راہ بہت
بڑھتے تو ہیں اہلِ کشف کے ہاتھ مگر
ہے دامنِ ادراک ہی کوتاہ بہت

حامد حسن قادری

رباعی ۳۲

شب خیز که عاشقان بشب راز کنند
گرد در و بام دوست پرواز کنند
هر جا که دری بود بشب در بندند
الا در دوست را که شب باز کنند

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۲۲

رباعی

اُٹھ شب کو کہ دوست کا تجھ راز ہے
تا بامِ بلندِ دوست پرواز ہے
در صبح نہیں رات کو بھی بند ہیں
ہاں اک درِ دوست رات کو باز ہے

حامد حسن قادری

۳۲

رباعی

دل خسته و سینه چاک می‌بایدت
وز هستی خویش پاک می‌بایدت
آن به که به خود پاک شوی اول کار
چون آخر کار خاک می‌بایدت

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۳۲
رباعی

بہتر دلِ چاک چاک ہو جانا ہے
اپنی ہستی کا بھی پاک ہو جانا ہے
اچھا ہے کہ خاک ہوویں پہلے ہی
جب آخر کار خاک ہو جانا ہے

حامد حسن قادری

۳۲

رباعی

سرّ دهن دوست نمی یارم گفت
دُریست گران نمی یارم سفت

چشمم که بخواب بد در گیسوی یار
شبهاست ز بیم چون نمی یارم خفت

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۲۲

رباعی

میں بھید ترا ہاتھ سے کھوؤں کیونکر
گوہر ہے گراں بہا پروؤں کیونکر
سوتے میں زباں پر نہ آجائے کہیں
اس خوف سے راتوں کو بھی سوؤں کیونکر

حامد حسن قادری

رباعی ٤٥

سودای سرِ بی سروسامان نشود
بی‌مهری چرخ و دور گردان نشود
اندیشهٔ خاطر پریشان نشود
اینها همه گر بود عمر فلان نشود

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۲۵

رباعی

سودا و خیال بیش و کم ایک طرف
بے مہری چرخ ہر ستم ایک طرف
لیکن خاطرِ پریشاں کا بیاں
سب ایک طرف اور ترا غم ایک طرف

حامد حسن قادری

رباعی ۳۲

از آنکه دعا بکلم اثر درد تو غنیست
از دل بہوس از درد یکی تو غنیست
از کعبه تو کرده رنت دل انگیز نیست
سبحان دل جو تشنہ بکوی تو غنیست

حضرت ابو سعید ابو الخیر

۲۶

رباعی

آیا تو اڑا خیال بن کے غریب
اس عشق میں سیکڑوں جان بن کے غریب
جو کوئی چلا گلی سے دل چھوڑ چلا
دل لیکے گیا تری گلی سے غریب

حامد حسن قادری

۳۴

رباعی

دردا که درین سوز و گدازم کس نیست

همراه درین راه درازم کس نیست

در معبد و دیر خواب بیداران بسیار است

اما چه کنم محرم رازم کس نیست

حضرت ابو سعید ابو الخیر

۲۶

رباعی

افسوس کہ غم میں کوئی دمساز نہیں
مشکل سفر، اور رفیق جانباز نہیں
ہیں دل میں مرے جواہرِ اسرار نہفت
کس سے یہ کہیں کوئی محرم راز نہیں

حامد حسن قادری

۲۸
رباعی

رخسار تو بی نقاب دیدن نتوان
دیدار تو بی حجاب دیدن نتوان
تا دامن گرد کمال اشراق بود
چشمهٔ آفتاب دیدن نتوان

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی ۲۸

جلوہ ترا بے نقاب کیا دیکھ سکیں
آنکھیں تجھے بے حجاب کیا دیکھ سکیں
جس وقت کمال نور کا عالم ہو
ہم چہرۂ آفتاب کیا دیکھ سکیں

حامد حسن قادری

رباعی ۹۳

دردی که مداوا نیستی پیدا کن
بازار که غمت باست ازا پیدا کن
یک صبح با جان سلامی به پای دریا
شب تا به روز بیدار آنکه پیدا کن

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

کرتا نہیں کیوں ہم سے محبت؟ کرنا!

ہاں سیکھ لے ماسوا سے نفرت کرنا

اخلاص سے ہمارے دیرپا اک سوز

جب کام ہو تو پھر شکایت کرنا

حامد حسن قادری

۳۰

رباعی

آن دشمن و دوست بود، دیدی که چه کرد؟
تا اینکه نبود او رسیدی که چه کرد؟
می گفت همان کس که خواهد دل تو
دیدی که چه میگفت و شنیدی که چه کرد؟

حضرت ابو سعید ابوالخیر

۳۰

رُباعی

معلوم ہے ہم نے اُس کی خاطر جو کی
دشمن تھا، غلط تھا اس نے ظاہر جو کی
کہتا تھا: وہی کروں گا جو تو چاہے
دیکھا، کہتا تھا کیا، سُنا، پھر جو کی!

حامد حسن قادری

۳۱

رباعی

وا فریادا ز عشق وا فریادا
کارم به یکی طرفه نگار افتادا
گر داد دل شکسته دادا دادا
ورنه من و عشق هرچه بادا بادا

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۳۱

رُباعی

دل دیدیا ایک بار، جو کچھ ہو سو ہو!
بدخو وہ سہی ہزار، جو کچھ ہو سو ہو!
گر داد دلِ شکستہ دے دے، ورنہ
میں ہوں اور عشقِ یار، جو کچھ ہو سو ہو

حامد حسن قادری

۳۲

رباعی

طالع سرِ عافیت فروشی دارد
همت به هوس پیاله نوشی دارد
جایی که بیک سوال بخشند دو کون
استغنایم سر خموشی دارد

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۳۲

رباعی

راحت ہے عافیت فروتنی میری
ہمت کی ہے میری خرقہ پوشی میری
دستِ تہی وصل کی سوال میں یا دونوں جہاں
استغنا ہے مرا جمع و تہی دستی میری

حامد حسن قادری

۳۲

رباعی

زان خوبتری که کس خیال تو کند
یا هیچ کسی فهم کمال تو کند
شاید که بآفرینش خود نازد
ایزد که تماشای جمال تو کند

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۳۳

رباعی

تو وہ ہے کہ کرسکے ترا کون خیال؟
میں اور ترا خیال، کیا میری مجال!
خالق کو خود اپنی آفرینش پہ ہے ناز
کرتا ہے جو وہ ترا تماشائے جمال

حامد حسن قادری

۴۲

رباعی

غازی که پے شہادت اندر تگ و پوست
غافل که شہید عشق فاضل‌تر ازوست
فردائے قیامت او بدین کی ماند
ان کشتۂ دشمن است و این کشتۂ دوست

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۳۵

رباعی

نازی کمال کے ہیں وقفِ تمنائے دیدِ دوست
لیکن کہ نصیبِ عشق میں گو ہمہ اوست
وہ اسلوبِ بیان سلیقہ و نفاست میں کمال
وہ شستہ رو حسن اور شستہ رو دوست

حامد حسن قادری

۳۵

رباعی

ای در تو عیانها و نهانها همه هیچ
پندار یقینها و گمانها همه هیچ
از ذات تو و طلعات نشان توان داد
کانجا که تویی بود نشانها همه هیچ

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی ۳۵

تو ہے، تو عیاں اور نہاں میں سب ہیچ
ہیں سایۂ یقیں ہیچ، گماں میں سب ہیچ
کیا دیکھیے تیری ذات کا کوئی نشاں
تو واں ہے جہاں نام و نشاں میں سب ہیچ

حامد حسن قادری

۳۶

رباعی

ای یار تن الواره و بود همه هیچ
با علم تو تسلسل و کون همه هیچ
بودم همه بین چو بینش بنشست
دیدم که همه تویی و دیگر همه هیچ

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۳۶
رباعی

ہے عالم ترے چہرے کے آگے سب ہیچ
اور نہیں پھر اب کے مقابل کب ہیچ
تھا میں ہمہ بیں جو ترے بن آنکھ ہوں
دیکھا کہ جو کچھ ہے تو ہے باقی سب ہیچ

حضرت ابو سعید ابو الخیر

۳۲
رباعی

غم عاشق تو بسته بلا پرور ماست
خون دل و دل آنکه بود در چشم تر ماست
با این غم اگر حریف یاری نیست آن
الماس بجای باده در ساغر ماست

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۳۷

رباعی

غم ہائے مرے سینۂ پُر درد میں ہیں
خون دل میں ہے، اشکِ خونیں چشمِ تر میں
ہو غیر اگر حریف، آئے کہ یہاں
اس میں بھی ہے بادہ ہے ساغر میں

حامد حسن قادری

۳۶

رباعی

با گلرخ خویش گفتم ای غنچه دهان
هر لحظه مپوش چهره چون عشوه دهان
زد خنده که من بعکس خوبان جهان
در پرده عیان باشم و بی پرده نهان

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی ۳۸

اک روز کہا میں نے ذرا غنچہ دہاں
ہر وقت یہ چھایا ہے غم گردو باباں
ہنس کر بولا کہ میں تو سب کا عکس
در پردہ عیاں ہوں اور بے پردہ نہاں

حامد حسن قادری

۳۹

رباعی

فریاد ز دست فلک پیر و کهن
کاندر بن مه نو بیست و ده کهن
با این همه نیز شکر می باید کرد
گر زین بتر کنند که گوید که مکن

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۳۹

رُباعی

دنیا و فلک کی ہم تو اک اک دیکھا
فاش اس سے نہیں عیب سے کھلا اور ڈھکا
حالت ہے بُری۔ تو پھر بھی ہے یہ کیا اچھا
بدتر کر دے تو کون اسے روک سکا

حامد حسن قادری

۳۰
رباعی

لذات جهان چشیده باشی همه
با یار خود آرمیده باشی همه
بآخر عمر رحلتت باید کرد
خوابی باشد که دیده باشی همه

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

دنیا میں مزے اڑائے کیا کیا ہم نے
پایا معشوق کیا دل آرام ہم نے
جب ختم ہوئی حیات عقدہ یہ کھلا
تھا خواب جو ساری عمر دیکھا ہم نے

حامد حسن قادری

۱۳
رباعی

مجنون و پریشان توام، دستم گیر
سرگشته و حیران توام، دستم گیر
هر بی سر و پا چو دستگیری دارد
من بی سر و سامان توام، دستم گیر

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۱۴
رباعی

میں ہوں ترا مجنون و پریشاں۔ مدد ہے
ہوں عشق میں سرگشتہ و حیراں۔ مدد ہے
بے سر و ساماں کا کوئی یاور ہے
اور میں ہوں ترا بے سر و ساماں۔ مدد ہے

حامد حسن قادری

۳۲
رباعی

ای فضل تو دستگیر من دستم گیر
سیر آمده‌ام ز خویشتن دستم گیر
تا چند کنم توبه و تا کی شکنم
ای توبه ده و توبه شکن دستم گیر

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

رحمت کے در باز و امن، رحمت کی

ایوان و قصر و دریا و من، رحمت کی

سب تعبید کرو دل میں سب تعبید کرو

اے تعبیدہ و تعبیہ تیکن، رحمت کی

حامد حسن قادری

۳۳

رباعی

آگاه نه‌ای ای سست دل آگاه ببین

چون طالب منزلی تو در راه ببین

عشق است بسان زندگانی دو روز

زینسان گر تو عشق جاه نبی بخواه ببین

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی ۳۲

آگاہ ہے جو عشق میں آگاہ مرد
طالب ہے جو وہ طلب میں دانا مرد
ہر عشق کو عین زندگانی سمجھو
ایسا ہو تو ہو خواہ زن ہو خواہ مرد

حامد حسن قادری

رباعی

با یار موافق آشنائی خوشتر
وز یار بیوفا جدائی خوشتر
چون سلطنت زمانه بگذشتنی است
پیوند بگسل که بی‌نوائی خوشتر

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

گر یار ہو یار سے شناسائی بہم
لیکن جو ہو بیوفا جدائی بہم
جب تک جہاں کو چھوڑی جانا ہے
پھر اس سے تو تک بینوائی بہم

حامد حسن قادری

۵۲
رباعی

دل از نظر تو غیب‌دانی گردد
غم با الم تو شادمانی گردد
گر باد بدوزخ برد از کوی تو خاک
آتش همه آب زندگانی گردد

حضرت ابو سعید ابوالخیر

دوم
رباعی

دل تیری نظر سے جاودانی ہو جائے
غم عشق میں تیرے شادمانی ہو جائے
پہنچا ہے جو غافل وہ تری دوزخ میں
آتش سب آبِ زندگانی ہو جائے

حامد حسن قادری

رباعی

بحریست وجود جاودان موج زنان
زان بحر ندیده غیر موج اهل جهان
از باطن بحر موج بین گشته عیان
بر ظاهر بحر و بحر در موج نهان

رباعی

ہے بحرِ وجود موج زن بے پایاں
کیا دیکھتے ہیں سب سوا موج اہلِ جہاں
اٹھتی ہیں ہمیشہ بحر ہی سے موجیں
موجیں ہیں عیاں بحر ہے موجوں میں نہاں

حامد حسن قادری

۱۲۴
رباعی

یارب ز قناعتم توانگر گرداں
وز نور یقین دلم منور گرداں
احوال من سوختہ سرگرداں
بی منت مخلوق میسر گرداں

حضرت ابو سعید ابو الخیر

رباعی

قانع ہوں، دل مرا تونگر ہو جا
اور نورِ یقیں سے دل منور ہو جا
مجھ سوختہ ساماں کا الٰہی ساماں
بہشتِ تمنی شوق میسر ہو جا

حامد حسن قادری

رباعی

در دیده بجای خواب آب است مرا
زیرا که بدیدنت شتاب است مرا
گویند بخواب تا بخوابش بینی
ای بی‌خبران چه جای خواب است مرا

رباعی

آنکھوں میں ہیں اشک، راحتِ خواب کہاں
ہوں چشم براہ، مہلتِ خواب کہاں
کہتے ہو کہ خواب میں دو اِک نظر!
یہ سچ بھی سہی، تو فرصتِ خواب کہاں

حامد حسن قادری

۹۶
رباعی

دنیا جم را و قیصر و خاقان را
تسبیح ملک را و صفا رضوان را
دوزخ بد را بهشت مر نیکان را
جانان ما را و جان ما جانان را

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۹۴
رباعی

دنیا جم و قیصر اور خاقاں کیلئے
تسبیح ملک کی باغ رضواں کیلئے
دوزخ ہے بدوں کا اور نیکو کا بہشت
جاناں مرا ہے میری جاں جاناں کیلئے

حامد حسن قادری

۵

رباعی

بر تافت عنان صبوری از جان خراب
شد همچو گلاب قطره چشم از تب و تاب
دیگر ز عنان نپیچم از طاعت سر
گر دولت پابوس تو یابم چو رکاب

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۵۰

رباعی

پھیری ہے عناں وصل نے دل ہے بیتاب
مانند رکاب آنکھوں کو ہے سوز عذاب
پھیروں نہ زکام کو سر مثل عناں
گر دو لپٹ پاؤں سے مثل رکاب

حامد حسن قادری

۱۵

رباعی

از چرخ و فلک گردش یکسان مطلب
وز دور زمانه عدل سلطان مطلب
ور هیچ که در جهان نوائی بود
آرام دل از هیچ مسلمان مطلب

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۱۵

رباعی

کیوں یہ ترجیح ہے کہ گردشِ یکساں کی طلب
کیا دورِ زماں کو عدلِ سلطاں کی طلب
دنیا میں جو چند روز رہنا ہے فقط
دل میں نہ رکھو آزارِ سلطاں کی طلب

حامد حسن قادری

٥٢

رباعی

کارم همه ناله و خروش است امشب
نه صبر پدید و نه هوش است امشب
دوشم خوش بود ساغر عشق بیداری
کفاره خوش دلی دوشین است امشب

حضرت ابو سعید ابوالخیر

رباعی ۵۲

ہے کام مرا آزادہ دلی کا آج کی رات
ہو صبر نہ کیونکر بیتابی کا آج کی رات
سے کل تک تو خوشی میں کٹی عمر گزار تھا
گزارہ کی سکھ سے عیش کا آج کی رات

حامد حسن قادری

۵۳

رباعی

ای آنکه ز حسن تو در صورت زیب
گرداب بهار رشتی صبر و شکیب
هر مسئله کز غیر حسن تو بود
خواند خردش سراب مجرا و فریب

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۳۵

رباعی

آئینہ ترے حسن کا بہ زینت و زیب
گردابِ بہارِ ہستیِ صبر و شکیب
لیکن جو ترے حسن کا آئینہ نہیں
یہ تشنۂ جرعۂ سرابِ صحرا و فریب

حامد حسن قادری

۵۲

رباعی

آنرا که قضا ز خیل عشاق نوشت
آزاد ز مسجد است و فارغ ز کنشت
دیوانهٔ عشق را چه هجران چه وصال
از خویش گذشته را چه دوزخ چه بهشت

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۱۲۵

رباعی

ہے عشقِ ازل سے جس کی قسمت کی نوشت
مسجد ہے عوض اسکو نہ دیر و کنشت
دیوانۂ عشق ہے تو کیا فکرِ وصال
از خود رفتہ کو کچھ نہ دوزخ نہ بہشت

حامد حسن قادری

رباعی

ای دل همه خون شوی شکیبائی چیست
وی جان بدر آ این همه رعنائی چیست
ای دیده چو در دست اثر مست ببار
تا دیده بکام دوست بینائی چیست

حضرت ابو سعید ابوالخیر

رباعی

اے دل! ہوا صبر و شکیبائی کیا!
اے جان! نکل یہ نازِ رعنائی کیا!
اے آنکھ! یہ حالِ غم، یہ آبِ تبسم!
جب دوست نظر نہ آئے بینائی کیا!

حامد حسن قادری

۵۶
رباعی

گر شانه کش طرهٔ لیلی باشی
گر در سر مجنون همه سودا باشی
گر زانکه جمال یوسف گردی
گر آتش خرمن زلیخا باشی

حضرت ابو سعید ابو الخیر

رباعی ۵۶

دنیا نے کشش طرۂ لیلیٰ ہے کبھی
اور قیس کے سر میں نوی سودا ہے کبھی
جلوہ کبھی آئینۂ حسنِ یوسف
اور آتشِ حسنِ زلیخا ہے کبھی

حامد حسن قادری

۲۵ رباعی

ای دیده مرا عاشق یاری کردی
حیران رخ لاله عذاری کردی
کاری کردی که هیچ نتوان گفتن
الله الله عجب کاری کردی

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۸۵

رباعی

اے آنکھ بھی عاشقِ ناکام ہے کیا!
حیران بنادیا، برا کام ہے کیا!
وہ کام ہے کیا کہ کچھ نہیں کہہ سکتا!
اللہ اللہ تو نے کیا کام ہے کیا!

حامد حسن قادری

۵۸

رباعی

عشقم وادی نزابل و دردم گردی
از دانش و عقل و هوش فردم کردی
سجاده نشین باوقاری بودم
میخواره و رند و کوچه گردم کردی

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۵۸

رباعی

عاشق ہوں، سراپا غم دوراں ہوں میں
بیہوشی و بیخودی میں فرحاں ہوں میں
تھا ذرہ بیاباں میں۔ بہ کثرت کے لطف
سیارہ ہوں۔ دیر و کعبہ سرگرداں ہوں میں

حامد حسن قادری

۵۶

رباعی

ای آنکه به کنهت نرسد ادراکی
کونین به پیش رحمتت خاشاکی
از دوست کرم آید و بیشی ما را
بخشیده از لطف تو مشتی خاکی

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۵۹

رُباعی

عاجز ترے ادراک سے ہر دانش ہے
کونین کو رحمت پہ تری نازش ہے
از راہِ کرم ہماری بخشش یارب
گویا اک مُشتِ خاک کی بخشش ہے

حامد حسن قادری

۶۰
رباعی

پیما و سران دشت خون آشامی
وندر حسرت و غم ناکامی
سرزدگان وادی شوق ترا
هجران کشد و اجل کشد بدنامی

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۶۰

رباعی

خوں آشامی نصیبِ مے آشامی ہو
مر جائیں نہ کیوں جب غمِ ناکامی ہو
محنت زدگانِ وادیِ الفت کو
وقت بادے، اجل کی بدنامی ہو

حامد حسن قادری

۶۱

رباعی

دستی نه که از نخل تو چینم ثمری
چشمی نه که بر جوی تو بیشم گیرم قدری
پایی نه که در کوی تو یابم گذری
رویی نه که بر خاک نهم بالم سری

حضرت ابوسعید ابوالخیر

٦١

رباعی

وہ بات کہاں اگلے یاروں میں تجھ پہ مر
آنکھیں وہ کہاں اگلی سی حالت پہ ہوں تر
وہ پاؤں کہاں اگلے جو تیرے در پہ گزر
کیا نیند ہو مرا کہ سکوں خاک پہ بسر

حامد حسن قادری

۶۲

رباعی

اول همه شب آتش نالی واوی
آخر همه شب زیر بدالی واوی
چون سرگشته شدم بگفتی این سرگشته کیست
وا او لوله وا ادبی و فالی واوی

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۶۲

رباعی

اول دیا جامِ آشنائی تو نے
آخر کو دیا زہرِ جدائی تو نے
اب پوچھتا ہے کہ کس کا کشتہ ہے یہ؟
دی خوب یہ دادِ باوفائی تو نے!

حامد حسن قادری

۶۳

رباعی

اے دل ز شراب جہل مستی تا کے

وے نیست شوندہ لافِ ہستی تا کے

گر غرقہ نہ ای بہ بحرِ غفلت و آز

تر دامنی و ہوا پرستی تا کے

حضرت ابو سعید ابوالخیر

۶۳

رباعی

اے دل یہ مے جہل کی مستی کب تک؟
زیست ہے نیست لافِ ہستی کب تک؟
گر عقدۂ بخت غفلت وا نہیں
تردامنی و ہوا ہے ہستی کب تک؟

حامد حسن قادری

رباعی

اے در خم چوگان تو سر باشدہ گوے

بیرون نہ ز زبان تو دل یک سر موے

ظاہر کہ بدست ماست از آں تشنیم

باطن کہ بدست تست از او بتوے

حضرت ابو سعید ابو الخیر

رباعی

یہ دل ہے ترا، یہ چھوڑ دو یا رکھو اسکو
ترا ہے مطیع، حکم دے جو اسکو
ظاہر تھا ہمارے ہاتھ میں، دھو ڈالا
باطن ہے ترے ہاتھ میں، تو دھو اسکو

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی ٦٥

دنیا ایک بہشت نیز گاہے
این ہر دو بتر ز اہل معنی کاہے
گر عاشق صادقی ز ہر دو بگذر
تا دوست ترا بخود نماید راہے

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۶۵.

رباعی

دنیا رشتہ بہشت کی منزل گاہ
ہیں اہل حقیقت کو یہ مشکل بیگاہ
تو عاشق صادق ہے تو یہ چھوڑ ان سبکو
تا دوست تجھے دکھائے یہ کھری راہ

حامد حسن قادری

۶۶

رباعی

در مدرسه گرچه بدانش اندوز شوی
وز گرمی بحث مجلس افروز شوی
در مکتب عشق با همه دانائی
سرگشته چو طفلان نو آموز شوی

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۲۶

رباعی

گو درسگہوں میں دانش اندوز تو ہو
گرمیِ سخن سے مجلس افروز تو ہو
ہر مکتبِ عشق میں ہیں گم کاملِ محض
حیراں صفتِ طفلِ نو آموز تو ہو

حامد حسن قادری

۶۰

رباعی

ای خالق ذوالجلال و ای بارخدای
تا چند روم دربدر و جا بجای
یا خانهٔ امید مرا در بربند
یا قفل مهمات مرا در بگشای

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی ٦٢

یا رب تو نہ سایۂ کرم سر سے اٹھا
اس گھر میں بچھا نہ اس گھر سے اٹھا
یا خانۂ امید کا در اَب بند
یا قفلِ مہمات مرے در سے اٹھا

حامد حسن قادری

۶۸

رباعی

درد دارم و سینهٔ بریانی

عشق دارم و دیدهٔ گریانی

عشق تو چه عشق؟ عشق عالم سوزان

درد تو چه درد؟ درد بی درمانی

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

اک درد ہے، اور سینۂ بریاں ہے،
اک عشق ہے، اور دیدۂ گریاں ہے،
کیا عشق ہے، واہ واہ، عشق ہے عالم سوز!
کیا درد ہے، آہ آہ، درد ہے درماں!

حامد حسن قادری

۶۹

رباعی

تحقیق معانی از عبارات مجوی
بی رفع قیود و اعتبارات مجوی
خواهی یابی از علت جهل شفا
قانون نجات از اشارات مجوی

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۶۹
رباعی

اسرار کا کشف کب عبارات سے ہے
ہاں بعض نقوش و اعتبارات سے ہے
یہ علتِ جہل سے جو منظور تھا
قانونِ نجات کب اشارات سے ہے

حامد حسن قادری

رباعی

عمر جا به طلب پی رنج جز بایستی
یا با غم من صبر بسی بایستی
یا غم به قدر عمر کم بایستی
یا عمر به اندازهٔ غم بایستی

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

یا جیتے جی بس یہی زباں پر ہو یارب
یا صبر بڑا غم سے بھی ہو یارب
یا عمر بھی ہو عمر کے اندازے سے
یا عمر نہ اندازۂ غم ہو یارب

حامد حسن قادری

۱۷

رباعی

ای دل اگر آن عارض دلجو بینی
ذرات جهان را همه نیکو بینی
در آینه بنگر که خودبین نشوی
خود آینه شو تا همگی او بینی

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی ۱۱

اس عارض و لب کو جو پڑی جاے نظر
بازو دو جو ہے مے سے پیمانۂ تا بہ نظر
آئینہ دیکھ بانہ جو وہ میں بہ ہوا
ہو جاتا ہے بن بھروی کا دلدادۂ نظر

حامد حسن قادری

۷۲

رباعی

وصالی تو و بر غم حاسد تا کی

ترویج چنین متاع کاسد تا کی

تو معدومی، خیال هستی از تو

فاسد باشد، خیال فاسد تا کی

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۱۴۳

رباعی

تعریف اپنی یا بہم کاسد لکھیں

اِن سے یہ تباع کا سند لکھیں

معدوم ہے جو، اور ہے ہستی کا خیال

فاسد ہے تو پھر خیال فاسد لکھیں

حامد حسن قادری

۲۳

رباعی

تا ترک عوائق و علائق نکنی
یک سجدهٔ شایسته و لائق نکنی
حقا که ز دام لات و عزی نرهی
تا ترک خود و جمله خلائق نکنی

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۳۲

رباعی

گر ترک عوائق و علائق نہ کرے
اک سجدۂ شائستہ و لائق نہ کرے
ہو کیسے یہ دامِ لات و عزّیٰ سے رہا
گر ترک خودی و کل خلائق نہ کرے

حامد حسن قادری

رباعی

اے از تو بباغ ہر گلی را رنگی
ہر مرغ از شوق تو آہنگی
باکوه اندوه تو زان ترسم
برخاست صدا نالہ از ہر سنگی

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

ظاہر ترا رنگ پھول کے رنگ سے ہے
الفت تری ہر داغ کے انگ سے ہے
کچھ غم ترا کوہ سے کہا تھا میں نے
پیدا جو صدا نالۂ ہر سنگ سے ہے

حامد حسن قادری

۷۵

رباعی

از هستی خویش تا پشیمان نشوی
سر حلقهٔ عارفان و مستان نشوی
تا در نظر خلق تو نگردی کافر
در مذهب عاشقان مسلمان نشوی

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی ۵۲

لازم ہے مستی سے پشیماں ہونا
ہے تجھ کو جو سرِ حلقۂ مستاں ہونا
ثابت ہونا نگاہِ حق میں کافر
ہے مذہبِ عشق میں مسلماں ہونا

حامد حسن قادری

رباعی ۴۶

تا نگذری از جمع بفردی نرسی
تا نگذری از خویش بمردی نرسی
تا در ره دوست بی سر و پا نشوی
با درد بلا و بدردی نرسی

حضرت ابو سعید ابوالخیر

رباعی

جب تک کہ نہ چھوڑ دی جمع کرنے والے ندہند
گزرے نہ اگر جو دی ساعت ندہند

صبک دو دوستین نہ بو بے سروپا
بے نصیب کی دردند

حسن قادری

۸۱

رباعی

ای در دل من اصل تمنا همه تو
وی در سر من مایهٔ سودا همه تو
هرچند به روزگار در می‌نگرم
امروز همه تویی و فردا همه تو

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۱۵

رباعی

دل میں مرے اے جانِ تمنا تو ہے
سر میں مرے سرمایۂ سودا تو ہے
کرتا ہوں جو غور سے زمانے پہ نظر
دی تو۔ امروز تو ہے۔ فردا تو ہے

حامد حسن قادری

ولہ رباعی

ای شمع دلم ز قامت سنجیدهٔ تو
وصل تو حیات این ستمدیدهٔ تو
چون تا شده دلم ز بیکسی رخت
حق گشته مرا دیک از دیدهٔ تو

حضرت ابو سعید ابو الخیر

٥٧

رباعی

وہ شمع ہے دل کی کیا سراہوں دیکھو
وہ جان ہے میری کیوں نہ چاہوں دیکھو
دل میں ہے تری آئینہ صفت
تری آنکھوں سے دیکھتا ہوں دیکھو

حامد حسن قادری

رباعی ۸۰

دارم صنمی چو سرو برافروخته
با جور و جفا و ستم آموخته
او عاشق دیگری و من عاشق او
پروانه صفت سوخته سوخته

حضرت ابو سعید ابو الخیر

۸۰

رباعی

تقدیر کی گردش میں یوں آیا ہوا ہیں
دو غیر کا اور اُسکا ستایا ہوا ہیں
پروانہ کا وصف مجھ میں بھی ہے گویا
یعنی کہ جلے کا ہوں جلایا ہوا ہیں

حامد حسن قادری

۸۱

رباعی

چشمم که سرشک لاله گون آورده
وز هر مژه قطره‌ها ز خون آورده
زین نظاره داشت دل خون شده‌ام
از روزن سینه سر برون آورده

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۸۱
رباعی

آنکھوں کی رواں جو جیحوں کا دریا ہے
باریکیٔ تبسم سے جھلکتا کیا ہے
سن جوش شدہ دل کی ترنگوں کو
ارمان سینے سے نکلا ہے

حامد حسن قادری

رباعی ۲۲

اینک سر کوی دوست اینک سر راه
گر تو نروی روندگان را چه گناه
با سر چه کنی کبود و نیلی و سیاه
دل صاف کن و بیا بپوش و کلاه

حضرت ابو سعید ابوالخیر

۸۲

رباعی

یہ دوست کا کوچہ ہے یہ ہے دوست کی راہ
تو ہی نہ چلے تو کیا ہے اوروں کا گناہ

کیوں ڈرتا ہے تو جامہ کو پہنا ہے سیہ
دل صاف ہو پھر تو پہن خواہ کلاہ

حامد حسن قادری

رباعی

معموره دل بعلم آراسته به
معموره جان ز کینه پیراسته به
از هستی خود هر چه توان کاسته به
چیزیکه بعمر بیش ناخواسته به

حضرت ابو سعید ابو الخیر

رباعی

دل کا علم و ہنر سے تننا اچھا
اور جان کا کینے سے اُٹھنا اچھا
بنتی بھی گھٹ خودی کا گھٹنا اچھا
جو تیرے سوا ہو اُس کی سُننا اچھا

حامد حسن قادری

۲۵

رباعی

نازار دلے را کہ بود با تو نشستن تابی
معشوقہ پسند او نشستن تابی
زان می کاہد کہ از دل آزاری تو
دل خون شود و تو در پیا نشستن تابی

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی ۸۵

اسکو نہ ستا کہ جسکا دلبر تو ہو
بے جسکے لئے جان و دل سے بڑھکر تو ہو

دے بیٹھ تری یاد دل آزاری کو
دل خون نہ ہوا اور دل کے اندر تو ہو

حامد حسن قادری

۸۶

رباعی

یارب در خلق تکیه‌گاهم بکنی
محتاج گدا و پادشاهم بکنی
موی سیهم سفید کردی بکرم
با موی سفید روسیاهم بکنی

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی ۸۶

یارب نہ مجھے گداے دنیا کرنا
شاہا جو کرنا تو بس اپنا کرنا

پیری نے سیہ کیے ہیں تو نے سفید
ہیں بال سفید منہ نہ کالا کرنا

حامد حسن قادری

۸۲
رباعی

از لطف تو هیچ بنده نومید نشست
مقبول تو جز مقبل جاوید نشست
مهرت بکدام ذره پیوست دمی
کان ذره به از هزار خورشید نشست

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

کب تیرے کرم سے بندہ و نومید ہوا
مقبول ترا مقصد جاوید ہوا
جب نذر دو یتیم گیا اپنا یوں میں
وہ روکش صد ہزار خورشید ہوا

حامد حسن قادری

رباعی

ما را نبود وصلی که ز غم سر گردد
خود بر سر کوی ما طرب گم گردد
گر شادی عالمی بیاری و دهد
چون بر سر کوی ما رسد غم گردد

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی ۸۸

ممکن نہیں دل نقشِ الم سے ہو جدا
یہ دردِ دوام ہے نہیں کم ہو جدا
گر میری طرف کبھی توجّہ بھی کرو
مجھ تک آئے تو یہ عمر ہو جدا

حامد حسن قادری

٦٩

رباعی

در چنگ غم تو دل سرودی نکند
پیش تو فغان و ناله سودی نکند
تا سینه بسان آتشگه نشوی
سوزیم بآتشی که دودی نکند

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

دل کو ترے غم کی آگہی دیتی ہے حسن کیساں
بیسود ہے تیرے آگے فریاد و فغاں
سنتا ہوں وہ نالہ جس میں آواز نہیں
جلتا ہوں اس آگ میں نہیں جس میں دھواں

حامد حسن قادری

رباعی ۹۰

از دفتر عشق هر که فردی دارد
رنگ گلگون و چهره زردی دارد
بی‌درد سری شود که سر نیست درو
قربان دلی روم که دردی دارد

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

دل ہاتھ میں جب لے لیا دو تیر عشق کی زرد
در سو بھی ہیں یاں اک سر زخم جو پوچھی نہ درد
ہیں سر تو فدائے حسین، تو سو جنوں
اس دل پہ ہی قربان کہ جس دل میں ہی درد

حامد حسن قادری

رباعی ۱۹

گر دشمن مردان همگی زرق شود
با برق صفت بگو باتش برق شود

گر سنگ شود درون دریا برود
دریا نشود ولیک سنگ غرق شود

حضرت ابو سعید ابوالخیر

۱۹
رباعی

سر تا بقدم گرچہ عیب و حرق ہوا
خود سوختہ از حرص و غضب برق ہوا
سنگ ہی وہ کہ دریا میں ہوا جب داخل
دریا نہ ہوا بلکہ، سنگ غرق ہوا

حامد حسن قادری

۹۲
رباعی

با علم اگر عمل برابر گردد
کام دو جهان ترا میسر گردد
مغرور مشو بخود که خواندی ورقی
زان روز حذر کن که ورق بر گردد

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی ۲۰

نافع نہیں علم بے عمل کچھ مطلق
دونوں ہوں تو سب کچھ ہو بہ سیر الیق
دو چار ورق ہی پڑھ کے نکلے سروانو
اسدن سے کہو دو کہ جب الدنیا ورق

حامد حسن قادری

رباعی

وان تو دل به مهر گردون بندی
لب بر لب این کاسهٔ پر خون بندی
در دایرهٔ اهل وفا چون پرگار
گر سر ننهی پای بیرون بندی

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی ۹۰

جو دائرۂ فن میں ہیں پیکر ہیں سبھی
کیوں الفتِ دنیا کو وہ دل پر ہیں سبھی
رکھیں جو سرِ ایک بار پیکار صفت
چاہیں نہ دوا ترکِ یہ بار بار سبھی

حامد حسن قادری

هو

رباعی

در عشق تو گاه پیش می‌سوزیم می‌سوزیم

گه زنده و جان را

چیز می‌سوزیم

ایمان را می‌سوزیم

آتش ما

مست

حضرت ابو سعید ابوالخیر

رباعی

آوارہ کبھی رند کبھی ہنستے ہیں
بیچارہ کبھی بت پرست کبھی بستے ہیں
دیتے ہیں مجھے عشق میں طعنے کیا کیا
میں تو ہوں ہوں بھلا کہ ہوں وہی دیکھتے ہیں

حامد حسن قادری

۹۵

رباعی

دوزخ میں ہے وہ زلف شبرنگ ابھی
ہے شیخ جناں ہو باعث ننگ ابھی
ہیں تیرے بعد لے جائیں ہمیں جنت میں
صحرائے بہشت اک زمیں تنگ ابھی

حامد حسن قادری

۹۵
رباعی

درد و غم ار از لعل تو رنگین آید
از حال بهشتیان مرا ننگ آید
گر با تو بود صحرا بهشتم شاید
صحرای بهشت در دلم تنگ آید

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

میں نگارشات اور وہ بتِ بندہ نواز
میں وقفِ نیاز، وہ سراپا ہمہ ناز
شب ہو چکی اور نہ ہو چکے ناز و نیاز
کیا شب کا تصور، داستاں بھی ہے دراز

حامد حسن قادری

رباعی

من بودم دوش و آن بت بنده نواز
از من همه لابه بود و از وی همه ناز
شب رفت و حدیث ما به پایان نرسید
شب را چه گنه حدیث ما بود دراز

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۹۸

رباعی

ایثار اور درد دل نشیں ہے کیے بیٹھے
دل جان کو یوں تنگ و حزیں ہے کیے بیٹھے
اس تنگ دلی پہ دل کے اندیشہ ہے
ایثار آ عشق جاگزیں ہے کیے بیٹھے

حامد حسن قادری

رباعی ۹۶

در دل دردیست از تو پنهان که مپرس
تنگ آمده چندان دلم از جان که مپرس
با این همه حال در چنین تنگ دلی
جا کرده محبت تو چندان که مپرس

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی ۹۸

ما را شده است سربسر و آیین همه عشق
بستر همه محنت است و بالین همه عشق
سبحان الله رخی و چندین همه حسن
یاالله دلی و چندین همه عشق

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۹۵

رباعی

ہم کو تو غرض ہے بس ہو کوئی عشق
منظور یہ دیکھنا کہ سبھی کرکے ہوئے عشق
سُبحان اللہ ایک رُخ اور یہ حُسن
اللہ اللہ ایک دل اور یہ عشق

حامد حسن قادری

۹۹
رباعی

سرمایهٔ عمر ز دوست آسان ندهیم
دل بر نکنیم ز دوست تا جان ندهیم

از دوست که یادگار دردی دارم
آن درد به صد هزار درمان ندهیم

حضرت ابوسعید ابوالخیر

٩٩

رباعی

میں غم کو ڈھونڈوں عشق کا ساماں پایا
دوں آفت جاں نہ راحت جاں پایا
جو درد ہے دوست کی نشانی دیکھیں
وہ درد نہ دوں ہزار درماں پایا

حامد حسن قادری

۱۰۰

رباعی

گفتم که کرائی تو بدین زیبائی
گفتا خود را که من خودم یکتائی
هم عشقم و هم عاشق و هم معشوقم
هم آینه هم جمال و هم بینائی

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

یہ کس کے لئے حسن بہ زیبائی ہے
خود اپنے لئے کہ میں ہوں خود آرائی
میں عشق بھی ہوں معشوق بھی ہوں عاشق بھی
میں آئینہ بھی جمال بھی بینائی

حامد حسن قادری

رباعی

زاہد! جھگڑا نہیں ہے میرا تیرا
عارف! جو ہے، نکتہ یہیں ہے میرا تیرا
کاہے کا ہوا کفر و دیں ہے میرا تیرا
دونوں فرق یہیں ہے میرا تیرا

حامد حسن قادری

رباعی ۸۲

ہیں حرص کے طالبانِ دنیا بدمست
موسیٰ کش ہیں سب اور فرعون پرست
باندھا ہے جنھوں نے اللہ سے عہد
وہی ہوس و ہوا کو کرتے ہیں شکست

حامد حسن قادری

اَلسَّعْيُ مِنِّيْ وَالْإِتْمَامُ مِنَ اللّٰهِ الْمُعِيْنِ الْقُدُّوْسِ

صد رباعی سلطان ابوسعید ابوالخیر بلسانِ اردو آمد

۱۹۲۹

شد رباعیاتِ مولنا ابوسعید کا ترجمہ پورا ہوا

۱۹۲۹

قطعۂ تاریخ

کلامِ بوسعید ایسا ہے اعلیٰ
نہیں ہے مثل جس کا زیرِ افلاک
ادا ہو مجھ سے حقِ ترجمہ کیا
کہاں ہے توسنِ کلک ایسا چالاک
نہیں یہ ترجمہ، اُن کا ہے اک فیض
مترجم بن کے کیوں کہلا دوں بیباک
یہ پورے شعر سے نکلی ہے تاریخ
کہ جس سے ہو مراتب کا کچھ ادراک

۴۲۰	کجا حامد کجا وہ قدسی القاب	۱ ۹
۱۵۰۶	چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک	۲ ۵

عجیب دلچسپ و مسرت خیز

۱۴۰۸ھ

تواریخ عدیم البدل

۱۴۰۸ھ

قطعات حضرت

۵۸۰ + ۱۴۰۸ھ

۱۹۸۸ء

علامہ روزگار حضرت والاجناب حامد حسن قادری

۵۸۰ ۱۴۰۸ھ ۵۸۰

۱۹۸۸ء ۱۹۸۸ء

تدوین نوادر تاریخ گوئی

۱۹۸۸ء

ضمیمہ لطایف رنگیں پیام

۱۴۰۸ھ

بے بدل تاریخوں کے دل چسپ اقتباس

۱۹۸۹ء

راقم خالدحسن قادری

۱۴۰۹ھ

سلیکشنز آف پروفیسر قادری ز ۔ کرونوگرامز

۱۹۸۸ء

جناب مولانا حامد حسن قادری اینڈ دی آرٹ آف دی کرونوگرام

۱۹۸۸ء

ڈاکٹر خالد حسن قادری

ملنے کا پتہ
مکتبہ رشیدیہ ۲۵ لوئر مال لاہور

قیمت ۲۰؍ روپے

ناشر: قادری اکادمی، اے۔ ۵۹۵، گلشن اقبال،
بلاک ۳، کراچی

مُترجم



حامد حسن قادری